فضائل مسجد

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف حفظہ اللہ (راجووال)

له الحمد فی الاولیٰ والاخره. والصلاة والسلام علی رسوله محمد واله واصحابه اجمعین

بہترین جگہ مسجد ہے؛

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھی جگہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مسجدیں ہیں اور سب سے بری جگہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں بازار ہیں۔ (صحیح مسلم حدیث؛۶۷۱)

مساجد کی جگہیں اس لئے اچھی ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور ان میں اللہ کا ذکر کرنے والے اللہ کو کتنے پیارے لگتے ہوں گے۔

(۱) (عن عثمان بن عفان رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بنی مسجدا یبتغی به وجه الله عزوجل بنی الله له بیتا فی الجنة) (رواه البخاری ' مسلم)

''سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔''

(۲) (عن ابی ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من بنی لله مسجدا قدر مفحص قطاة بنی الله له بیتا فی الجنة)(رواه البزار وابن حبان)

''سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چیل

کے گھونسلے کے برابر مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے"

(۳) (عن عائشة رضی الله عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من بنی مسجدا لا یریدبه ریاء ولا سمعة بنی الله له بیتا فی الجنة) (رواه الطبرانی)

"سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ریاکاری اور دکھلاوے سے بالاتر رہ کر مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔"

(۴) (عن انس رضی الله عنه من بنی مسجدا صغیرا کان او کبیرا بنی الله له بیتا فی الجنة) (ترمذی)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص چھوٹی یا بڑی مسجد بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔"

(۵) (عن جابر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم من حفر بئر ماء لم یشرب منه کبد حری من جن ولا انس ولا طائر الا اجره الله یوم القیامة ومن بنی مسجدا کمفحص قطاة او اصغر بنی الله له بیتا فی الجنة) (رواه ابن خزیمة)

"سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے کنواں کھودوایا اور اس سے پینے والے پیاسے جنوں انسانوں اور پرندوں میں ہر ایک کا ثواب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عنایت فرمائیں گے اور اگر مسجد بناتا ہے اگر چہ وہ چیل کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے"

(۶) (عن ابن هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من بنی بیتا یعبد الله فیه من مال حلال بنی الله له بیتا فی الجنة من در یاقوت) (طبرانی)

"سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنے حلال مال سے اللہ تعالیٰ کی عبادت گاہ بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے یاقوت کے چمکدار موتیوں کا گھر جنت میں بنائے گا۔"

(۷) بشر بن حیان بیان کرتے ہیں کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم مسجد تعمیر کر رہے تھے واثلہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ٹھہرے سلام کہا اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے۔

(من بنی مسجدا یصلی فیه بنی الله عزوجل له فی الجنة افضل منه.)

''کہ جو شخص مسجد تعمیر کرائے اور اس میں نماز پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے بہتر گھر بنا دیتے ہیں۔'' (احمد)

فائدہ:

لفظ یصلی اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ مسجد کے بنانے والے اور دوسرے حضرات کو مسجد کی آبادی کا خیال رکھنا چاہئے اور مسجد صرف نماز پڑھنے سے آباد ہوتی ہے۔ گویا کہ مسجد کی زینت نمازی ہیں۔ اگر اس میں نمازی نہ ہوں تو گویا کہ وہ مسجد غیر آباد ہوگی خطرہ ہے کہ اس کا وبال عام مسلمانوں پر ہو۔

مسجد کو صاف کرنے کی فضیلت:

(۱) (عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد و عرضت علی ذنوب امتی فلم ارذنبا اعظم من سورة من القرآن او آیة اوتیها رجل ثم نسیها)(ابو داود ' ترمذی' ابن ماجه' ابن خزیمه)

''سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے اجر والے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے حتیٰ کہ وہ تنکا جسے آدمی اٹھا کر مسجد سے باہر پھینکتا ہے اور میرے سامنے امت کے گناہ والے اعمال بھی پیش کئے گئے سب سے بڑا گناہ میں نے دیکھا کہ آدمی قرآن مجید کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد کرتا ہے اور وہ اسے بھلا دے۔''

(۲) (عن ابن عباس رضی الله عنه ان امراة کانت تلتقط القذی من المسجد فتوفیت فلم یوذن النبی صلی الله علیه وسلم بدفنها فقال النبی صلی الله علیه

وسلم اذا مات لکم میت فاذنونی وصلی علیها وقال انی رایتها فی الجنة بلقط القذی من المسجد) (طبرانی)

''سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت مسجد سے تنکے اٹھایا کرتی تھی اور وہ فوت ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے دفن کرنے کی اطلاع نہ دی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو تو مجھے ضرور اطلاع دیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے۔ کیونکہ وہ مسجد سے تنکے اٹھایا کرتی تھی۔''

(۳) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ فوت ہوگئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی راوی حدیث کا کہنا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے اس کو معمولی سمجھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چلیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی قبر پر لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا یہ قبریں اندھیروں سے بھری پڑی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا کی وجہ سے انہیں منور کر دیا ہے۔ (بخاری مسلم)

(۴) (عن ابی سعید رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اخرج اذی من المسجد بنی اللہ له بیتا فی الجنة) (ابن ماجه)

''سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسجد سے تکلیف دہ چیز کو نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔''

(۵) ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان مساجد کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے۔ جو راستہ میں بنائی جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا حکم بھی وہی ہے جو عام مساجد کا ہوتا ہے۔ اور ان کی صفائی حور عین کا مہر ہے (طبرانی)

(۶) (عن عائشة رضی اللہ عنها قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ببناء

المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب) (احمد ابوداود ' ترمذی ' ابن ماجه)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں ساف اور خوشبودار رکھنے کا حکم فرمایا۔

نماز کے لئے مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب:

مسجد کی طرف چل کر جانے سے جنت میں مہمانی کا اعزاز حاصل ہوتا ہے۔

سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی صبح' شام مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ضیافت کا انتظام فرماتے ہیں۔

(صحیح بخاری حدیث ٦٦٢۔ صحیح مسلم حدیث ٦٦٩)

مسجد کی طرف چل کر جانے سے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔

''سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے قریب ایک جگہ خالی ہوئی تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپ نے ان سے پوچھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو وہ کہتے ہیں ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ایسے ہی ارادہ کیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا بنی سلمہ تمہارے گھروں کی وجہ سے تمہارے قدموں کے آثار لکھے جاتے ہیں۔'' (مسلم شریف بحوالہ مشکوۃ ص ٦٨' قدیمی کتب خانہ ارام باغ کراچی)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد کی طرف جتنا آدمی دور سے چل کر آتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے۔

مسجد کے ساتھ پیار سے عرش کا سایہ نصیب ہو گا:

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات قسم کے خوش نصیب آدمی ہیں جن کو عرش عظیم کا سایہ نصیب ہوگا جب کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ ہے جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق ہے۔

(وللہ درمن قال المومن فی المسجد کسمک فی الماء)

کہ مومن کی مثال مسجد میں ایسے ہی ہے جیسے پانی میں مچھلی کی ہے۔ جیسے مچھلی پانی کے بغیر بے قرار ہوتی ہے مومن ایسے ہی مسجد کے بغیر بے قرار ہوتا ہے مومن کو مسجد میں سکون حاصل ہوتا ہے۔

مسجد کی طرف چل کر جانے سے قیامت کے دن نور تام حاصل ہوگا؛

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات سے اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ کہ قیامت کے دن ان کو مکمل نور حاصل ہوگا۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' بحوالہ مشکاۃ ص ٦٩)

(۱) (عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج عامدا الیٰ الصلاة فانه فی صلاة ماكان يعمد الیٰ الصلاة وانه يكتب له باحدی خطوتيه حسنة وتمحی عنه بالاخریٰ سيئة فاذا سمع احدكم الا قامة فلا يسع فانا اعظمكم اجرا. ابعدكم دارا قالوا؛ بم يا آبا هريرة؟ قال من اجل كثرة الخطا.) (رواه مالک' بخاری' مسلم)

''سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور نماز کی نیت سے چل پڑے جب تک وہ نماز کی نیت کئے رکھے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے اس کے لئے ایک قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم کے بدلے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور جب تم اقامت سن لو تو دوڑنے کی کوشش نہ کرو تم میں سے زیادہ ثواب کا مستحق وہ شخص ہے جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے لوگوں نے ابو ہریرہ سے پوچھا ایسے کیوں ہے؟ انہوں نے جوابا فرمایا زیادہ قدم چلنے کی وجہ سے۔''

(۲) (عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من راح الیٰ مسجد الجماعة فخطوة تمحو سيئة وخطوة تكتب له حسنة ذاهبا وراجعا.) (رواه احمد)

''سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص جامع مسجد میں جاتا ہے اس کے آنے اور جانے کے دوران ایک قدم ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور دوسرا ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔"

نوٹ!

جامع مسجد وہ ہوتی ہے جس میں عالم ماہر کتاب وسنت ہو اگرچہ پہلے تعمیر نہ کی گئی ہو۔

(۱) (عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم الناس اجرا فی الصلاۃ ابعدھم الیھا ممشی فابعدھم والذی ینتظر الصلاۃ حتیٰ یصلیھا مع الامام اعظم اجرا من الذی یصلیھا ثم ینام) (متفق علیہ)

"سیدنا حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز کا سب سے زیادہ اجر اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو زیادہ دور سے آئے اور جو امام کے آنے کا انتظار کرتا ہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے۔ وہ اس شخص سے بہتر ہے جو نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔"

(۲) (عن سلمان رضی اللہ عنہ عنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضا فی بیتہ فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد فھو زائر اللہ وحق علی المذور ان یکرم الزائر) (رواہ الطبرانی)

"سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھر سے اچھی طرح وضوء کر کے مسجد میں آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے اور میزبان کے لئے مہمان کی خدمت ضروری ہوتی ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازی اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے

مسجد میں صرف نیک نیتی سے بیٹھنا بھی باعث اجر وثواب ہے!

(انما یعمر مسجد اللہ من آمن باللہ والیوم الاخر)

"اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں

فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والاصال

ان گھروں میں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ بلند کی جائیں اور وہاں اس کے نام کا ذکر کیا جائے اور ان میں صبح وشام لوگ اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ (النور ۳۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

(المسجد بیت کل تقیء وتکفل اللہ لمن کان المسجد بیتہ بالروح والرحمة والجواز علی الصراط الیٰ رضوان اللہ الیٰ الجنة)

''مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور جو شخص مسجد کو اپنا گھر بنائے اللہ تعالیٰ اسے رحمت اور مہربانی کے باعث پل صراط سے گزار کر اپنی رضامندی اور پھر جنت تک پہنچنے کی ضمانت دیتے ہیں۔'' (طبرانی)

کنایہ واشارہ اس بات کا ہے کہ جیسے مسافر کو سفر میں عموماً اپنا گھر یاد آتا ہے اسی طرح مومن جب کسی کام میں مصروف ہوتا ہے تو اس کا دل مسجد کی طرف ہوتا ہے کہ میں کب مسجد میں جاؤں گا۔ جب مسجد میں جاتا ہے تو اس کو سکون ملتا ہے۔ جیسے اس کو اپنے گھر واپس آنے میں سکون ملتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم کسی شخص کی مسجد میں آمد و رفت دیکھو تو اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

(انما یعمر مسجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر) (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسجد میں بیٹھنے والا تین میں ایک چیز سے بہرور ہوتا ہے۔ قابل استفادہ دوست۔ یا حکیمانہ بات۔ یا رحمت

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ تابعی کا قول ہے کہ جو شخص مسجد میں بیٹھتا ہے۔ وہ اپنے رب سے ہم مجلس ہوتا ہے لہٰذا اس کی زبان سے کلمہ خیر ہی سرزد ہونا چاہئے۔

ترھیب:

اذان کے بعد بغیر عذر کے مسجد سے باہر جانا منع ؛

سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی موذن کے اذان دینے کے بعد مسجد سے باہر نکلا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے۔ پھر فرمایا۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب تم مسجد کے اندر ہو اور اذان ہو جائے نماز پڑھے بغیر نہ نکلا کرو۔ (احمد)

نوٹ! شرعی عذر کی بنا پر مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

مسجد میں تھوکنا اور گمشدہ اشیاء کا اعلان کرنا منع ہے ؛

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک دیکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا پھر خود اس کو صاف کیا۔ اور زعفران منگوا کر اس پر چھڑکا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتے ہیں جب تم نماز پڑھو اپنے سامنے نہ تھوکا کرو۔ (بخاری)

صحیح بخاری میں ہے۔

(البصاق فی المسجد خطیئة و کفارتها دفنها)

''کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو صاف کرنا ہے۔''

نوٹ!

آج کے دور کے مطابق جبکہ مساجد پختہ اور کارپٹ ہیں اس صورت حال میں جیب میں ٹشو یا رومال رکھنا چاہیئے یا پھر اپنے کپڑے کے کونے میں تھوکنا چاہیئے۔

گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

(اذا رایتم من ینشد ضالة فقولوا لا ردها الله علیک)

"جب تم مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان سنو تو کہو کہ اللہ تیری چیز واپس نہ لوٹائے۔"

جب تم جد میں سدہ چیز کا اعلان

فائدہ؛

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مساجد میں کسی بھی گم شدہ اشیاء اور دیگر دنیاوی کاروبار کا اعلان کرنا یقیناً منع ہے۔

کچا پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں جانا منع ہے؛

(من اکل من هذه الشجرة يعنى الثوم فلا يقر بن مسجدنا)

بخاری کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ جس سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ ایسے نمازی کے قریب تک نہیں آتے کیونکہ فرشتے منہ میں منہ ڈال کر بات لیتے ہیں۔ یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ یہ عبادت نامقبول ہے۔

محلوں اور کالونیوں میں مساجد بنانے کا حکم؛

مسجد کی فضیلت کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں اور کالونیوں میں مساجد تعمیر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ان کو صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بحوالہ مشکوۃ ص ٦٩)

دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں جس کی طرف چل کر جانے سے نیکی ملتی ہو صرف مساجد ہی ایسی عظیم جگہیں ہیں جس کی طرف جانے اور آنے سے نیکی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کا کوئی مکان چاہے جتنا بھی خوبصورت اور عمدہ تعمیر شدہ ہو اس کو اللہ کا گھر نہیں کہا جا سکتا۔ مسجد اگرچہ کچی اور چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اسے اللہ کا گھر ہی کہا جائے گا یہ یاد رہے مسجدیں اللہ کا گھر ہیں۔ یہ اضافت تشریفی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ مستوی علی العرش ہے۔

مساجد کے فضائل احادیث میں کثرت سے وارد ہیں بخوف طوالت یہاں اختصار کیا گیا ہے۔

قارئین سے گذارش ہے آپ جہاں بھی کوئی کالونی آباد کرنا چاہیں تو سب سے پہلے مسجد کے لئے زمین چھوڑیں اور مسجد بنائیں حتیٰ کہ مربعوں اور کھیتوں میں برکت کے لیے اللہ تعالیٰ کا مبارک نام لیا جائے تاکہ اس کالونی مربع اور کھیت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا نزول عام ہو محلہ والوں کو شوق پیدا ہو کہ ہم نے یہ مسجد آباد کرنی ہے قرآن میں صاف لفظوں میں موجود ہے۔

(انما یعمر مسجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ولم یخش الا اللہ فعسی اولئک ان یکونوا من المھتدین) (التوبہ:۱۸)

''مساجد کو صرف اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہی آباد کرتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں زکوۃ ادا کرتے اللہ کے سواء کسی سے ڈرتے نہیں کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

مساجد کو آباد کرنے سے دلوں میں نور پیدا ہوگا اور گھروں میں اللہ تعالیٰ کی برکات کا نزول ہوگا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ تمام اہل سلام توحید وسنت کی نشر واشاعت کے لئے مسجدیں تعمیر اور آباد کریں۔ مساجد کو آباد کرنے سے ہمارے گھر آباد ہوں گے اور دلوں میں روشنی اور نور پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق نصیب فرمائے۔

مساجد کے نام تجویز کرنا کتاب اللہ، رسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ نے بھی مساجد کے نام رکھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

(سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی برکنا حولہ لنریۃ من ایلنا) (سورۃ بنی اسرائیل:۱)

''پاک ہے وہ ذات جس نے رات ہی رات میں اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرائی مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک۔''

مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ یہ دونوں نام اللہ تعالیٰ کے تجویز کردہ ہیں۔

سفر ہجرت کے اختتام پر مدینہ کے قریب سب سے پہلی مسجد جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر کرائی اس کا نام مسجد قباء ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں ہر ہفتہ کو جاتے سواری پر بھی اور پیدل بھی اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (صحیح بخاری حدیث ۱۱۹۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں چار دن یا دس دن سے زیادہ یا پہنچ اور روانگی کے علاوہ 24 دن قیام فرمایا اور اسی دوران مسجد قباء کی بنیاد رکھی اور اس میں نماز بھی پڑھی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ (الرحیق المختوم ص ۲۴۰ (بلال ایڈیشن)

صحیح بخاری میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بایں الفاظ تبویب قائم فرمائی ہے۔

(باب هل يقال مسجد بني فلان)

"کیا ایسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسجد فلاں قبیلہ کی ہے۔"

اس باب میں سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت لائے ہیں جس میں مسجد بنی زریق کا تذکرہ موجود ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مساجد کے مختلف نام رکھنے جس طرح کتاب اللہ سے ثابت ہیں اسی طرح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔

صحیح بخاری کی حدیث ۷۵۵ میں بھی لفظ موجود ہیں۔

(حتى دخل مسجد لبني عبس)

ان مساجد کے علاوہ بھی بلد الحرام میں مساجد کے نام رکھے ہوئے ہیں بلکہ عالم اسلام کی کوئی ایسی مسجد نہیں جس کا نام نہ رکھا گیا۔ مثلاً

- مسجد ابراہیم، مسجد نمرہ، مسجد قبلتین، وغیرہم وکثیر منھم بطور نمونہ مشت از خروارے چند مساجد کے نام اوپر ذکر کئے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ مساجد کے مختلف نام رکھے جا سکتے ہیں تاکہ پہچان ہو سکے۔

...........☆☆☆.........